

ظاہر و باطن کی اصلاح کرنے والی مشہور و معروف کتاب ''احیاء العلوم'' کا نچوڑ

لُبَابُ الْاِحیاء

ترجمہ بنام

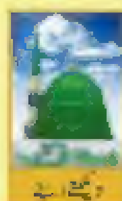
اِحیاءُ العُلوم کا خُلاصہ

مُصنّف

حُجّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

اَلْمُتَوفّٰی ۵۰۵ھ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286



المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبۂ تراجم کتب

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : لُبَابُ الْاِحْیَاء

ترجمہ بنام : احیاء العلوم کا خلاصہ

مؤلف : امام محمدبن محمدغزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الوالی

مترجم : مدنی علماء شعبہ تراجم کتب (المدینۃ العلمیۃ)

سن طباعت : صفرالمظفر ۱۴۲۹ھ، بمطابق فروری 2008ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۷ صفرالمظفر ۱۴۲۹ھ حوالہ: ۱۵۲

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "لُبَابُ الْاِحْیَاء" کے ترجمہ

"احیاء العلوم کا خلاصہ"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پرمجلس تفتیش کتب ورسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب ومفاہیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب ورسائل (دعوت اسلامی)

20 - 02 - 2008

بھی دیکھ لے، جس سے وہ فائدہ حاصل کرتا ہے۔

یہ بات آپ پہلے جان چکے ہیں، کہ اشیاء کے حقائق لوح محفوظ میں منقوش ہوتے ہیں، پس جب دل صاف شفاف شیشے کی طرح ہو جاتا ہے، تو جب بھی حجاب اٹھتا ہے اور شیشہ لوح محفوظ کے سامنے ہوتا ہے، تو اس میں علوم کے حقائق ظاہر ہو جاتے ہیں اور حجاب کا اٹھنا کبھی نیند میں ہوتا ہے اور کبھی بیداری میں اور یہی صوفیاء کی عادت ہے۔ اور کبھی حجاب کا اٹھنا محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لطف وکرم کی ہواؤں کے چلنے سے ہوتا ہے جو بندے کی طرف سے بغیر کسی سبب اور تیاری کے ہوتا ہے۔ چنانچہ دل کے لئے غیب کے حجاب سے علوم کے کچھ اسرار واضح ہو جاتے ہیں اور اس کشف کی تکمیل موت سے ہوتی ہے اور کبھی موت سے کلی طور پر حجاب اٹھ جاتا ہے، اسی کی طرف شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرمان میں اشارہ فرمایا: ''اَلنَّاسُ نِیَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا ترجمہ: لوگ سوئے ہوئے ہیں، جب انہیں موت آئے گی تو بیدار ہو جائیں گے۔'' (حلیة الاولیاء، سفیان الثوری، الحدیث ۹۵۷۶، ج۷، ص۵٤)

اور صوفیاء کا دل کی صفائی کا طریقہ بھی موت کے قریب ہے اسی وجہ سے وہ لوگ علم سیکھنے میں مصروف نہیں ہوتے بلکہ دل کی صفائی اور علائق دنیا سے قطع تعلقی میں مشغول رہتے ہیں تاکہ یہ چیز کلی طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہونے کا سبب بن جائے پھر وہ اپنا معاملہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کر دیتے ہیں، پس وہ ان کے دل پر ظاہر ہونے والے انوار وتجلیات کو زیادہ جانتا ہے، اور یہی انبیاء کرام اور اولیاء عظام رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طریقہ ہے کہ وہ پڑھنے پڑھانے سے علوم وحقائق حاصل نہیں کرتے بلکہ وہ علوم ومعارف کے خزانے پاتے ہیں اور ان کے ذریعے (ظاہری طور پر) علم حاصل کرنے سے مستغنی ہو جاتے ہیں۔ سیکھنے والے علم اور ان کے طریقہ کی مثال کنز اور کیمیاء ہے اور جب تک تو کنز (یعنی اصلی خزانہ) پر مطلع نہ ہو جائے علم کے حاصل کرنے کو نہ چھوڑ کیونکہ اس طرح کرنا ہلاکت کا سبب ہے۔

علوم کے اعتبار سے دل کی حالت نیز علماءِ ظاہر اور صوفیاء کے طریقے میں فرق کا بیان

اے بھائی جان لے! دل کے دو دروازے ہیں۔ ایک دروازہ وہ ہے جو عالَمِ حواس کی طرف ہے[1] اور دوسرا وہ ہے جو عالَمِ غیب کی طرف ہے۔ نیند میں کچھ غور وفکر کرنے سے اس بات کی سچائی سامنے آتی ہے کیونکہ تو نیند میں عجائبات دیکھتا ہے اور

[1] حواس سے حواسِ خمسہ مراد ہیں اور ان پانچ حواس یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے کی قوتوں کو حواسِ خمسہ کہتے ہیں۔'' (فیروز اللغات، ص ۵۷٦)